14-9-74 پاک بھارت مذاکرات میں سفری سہولتوں، ڈاک، تار اور فون کی بحالی کا فیصلہ ہوا۔

24-9-74 ریاست ہنزہ کو سرکاری تحویل میں لے کر اس کا نظم و نسق حکومت نے سنبھال لیا۔

16-10-74 آزاد کشمیر میں عام انتخابات ملتوی کر دیے گئے۔

28-10-74 امریکہ برصغیر کے معاملات میں مداخلت نہیں کرے گا۔ (امریکی وزیر خارجہ ڈاکٹر ہنری کسنجر)

29-10-74 آزاد کشمیر میں انتخابات اپریل 1975 میں ہوں گے۔ (صدر سردار عبدالقیوم خان)

14-11-74 جنرل ٹکا خان نے شاہراہ قراقرم کے ایک حصہ تھاکوٹ تا حویلیاں روڈ کا افتتاح کیا۔

19-11-74 حکومت جلد ہی شمالی علاقوں میں ہیلی کاپٹر سروس شروع کرے گی۔

12-12-74 معروف کشمیری رہنما غازی الٰہی بخش انتقال کر گئے۔

26-12-74 پاکستان جموں و کشمیر کی تقسیم کی کوئی تجویز قبول نہیں کرے گا۔ (بھٹو)

29-1-75 اسلامی نظریاتی کونسل نے گجرات کے جلسہ عام میں مسئلہ کشمیر پر ہڑتال کرانے کا اعلان کر دیا۔

28-2-75 اندرا گاندھی اور شیخ عبداللہ کے اتحاد کے خلاف بھٹو کی اپیل پر مکمل ہڑتال ہوئی۔

4-3-75 بھارتی لوک سبھا نے اندرا عبداللہ گٹھ جوڑ کی منظوری دی۔

5-3-75 اگر بھارت ہماری پرامن کوششوں کو ناکام بنائے تو دوبارہ جنگ ہو سکتی ہے۔ (بھٹو)

17-3-75 پاکستان اور آزاد کشمیر میں یوم حق خود ارادیت منایا گیا۔

22-3-75 آزاد کشمیر کے صدارتی انتخابات کے لیے سردار محمد ابراہیم 4 سیاسی جماعتوں کا متحدہ امیدوار بنا۔

16-4-75 منظر مسعود نے آزاد کشمیر کے قائم مقام صدر کا عہدہ سنبھال لیا۔

6-5-75 آزاد کشمیر کی 4 سیاسی جماعتوں کے سربراہوں K.H خورشید، سردار ابراہیم، خان عبدالحمید اور چوہدری نور حسین نے پنڈی میں مشترکہ اجلاس کیا۔

14-5-75 4 سیاسی جماعتوں کے اتحاد نے سابق صدر سردار قیوم خان کے خلاف قرطاس ابیض شائع کر دیا۔

18-5-75 سردار ابراہیم آزاد کشمیر کے صدر منتخب ہو گئے۔

19-5-75 آزاد کشمیر اسمبلی میں pp کو 22، لبریشن لیگ کو 5، مسلم کانفرنس ابراہیم گروپ کو 4، مسلم کانفرنس قیوم گروپ کو 3، آزاد مسلم کانفرنس کو 3 اور آزاد امیدواروں کو 3 نشستیں ملیں۔

23-5-75 شمالی علاقوں میں انتخابات ستمبر میں ہوں گے۔ (حکومت پاکستان)

قسط:14

ارض بلتستان

محمد اسماعیل فضلی

سکھوں کا ظہور:

تم سے بے جا ہے مجھے اپنی تباہی کا گلہ
اس سے کچھ شائبہ خوبی تقدیر بھی تھا

بلتستان کے دل فریب خطہ کی تاریخ میں مہاراجہ گلاب سنگھ کے خاندانی پس منظر کو اہم مقام حاصل ہے۔ مہاراجہ ''اجودھیا'' سودرشن (نیپال) کے بیٹے اگنی برن کی اولاد میں سے ''سکیامنی'' المعروف مہاتما بدھ پیدا ہوئے۔شہزادہ ہونے کے باوجود مہاتما بدھ کا دل لوگوں کی غربت وافلاس اور حکمرانوں کے جبر وتشدد اور بہیمانہ رویوں پر کڑھتا تھا۔حتی کہ اس نے شاہی شان وشوکت اور عیش وعشرت چھوڑ کر فقیری اختیار کی اور بدھ مت کی داغ بیل ڈالی۔

ایسے ہی سکھ مت کے بانی بابا گورونانک بھی ایک عظیم صوفی شاعر اور بزرگ تھے۔ان کی زندگی کا بڑا حصہ فقراء اور صلحاء کی صحبتوں میں گزرا۔لوگ ان سے بے پایاں محبت کرتے تھے، یہی وجہ تھی کہ مسلمان ان کو مسلمان ، ہنود ان کو ہندو سمجھتے ہیں۔گورونانک کے ہاں گوشت کھانا جائز نہ تھا کہ جانوروں کے قتل کا مرتکب ہونا پڑتا ہے۔اس مذہب میں کسی بھی جانور کا قتل تو درکنار ایذا رسانی بھی گناہ عظیم خیال کیا جاتا تھا۔پچاس ساٹھ سالوں تک اس کے جانشین بھی فقیرانہ طرز زندگی اپناتے ہوئے اس کی ترویج واشاعت میں مصروف رہے۔1606 کے بعد گورو ہر بند گدی نشین بن بیٹھا، ہر بند سنگھ بڑا زیرک سیاستدان اور دور بین نگاہ شخص تھا۔وہ وقت کا اکثر حصہ اپنے ماننے والوں کے حلقے میں گزارتا اور باقی حصہ بیابانوں اور جنگلوں میں ریاضت پر صرف کرتا یا سکھوں کی جمعیت کو منظم کرنے کے منصوبے بنانے میں گزارتا تھا۔لوگوں نے ہرگو بند کو انہی خوبیوں کی بناء پر پسند کیا تھا کہ وہ جور وستم اور ظلم وبربریت ، ذات پات وغیرہ کی لعنت کے خلاف تھا۔محمد دین فوق کا کہنا ہے کہ لوگوں کے دلوں میں اس وقت بھی گوتم بدھ سے بڑی عقیدت تھی، جب اس نے عنان حکومت کو لات مار کر امن وآشتی اور فقیرانہ زندگی کا انتخاب کیا تھا۔

لوگوں نے فقراء اور صلحاء کی زندگی دیکھی تھی۔وہ صلح جوئی اور امن پسندی کے قائل تھے۔وہ ذاتی منفعت کو اجتماعی مفادات پر ترجیح دینے کے خلاف تھے۔لیکن اس دنیا میں خلاف توقع حالات اکثر رونما ہوتی رہتی ہیں۔جب گورو ارجن کے بیٹے گورو ہر بند نے مسند جانشینی سنبھالی......اس نے اپنے پیچھے بڑی جمعیت دیکھ کر اس سے فائدہ اٹھانا چاہا۔فقیرانہ وضع سپاہیانہ

ٹھاٹ باٹ میں تبدیل ہو گیا۔ اب گوشت کھانے کی عام اجازت تھی۔ گورو تیغ بہادر کے دور میں کرپان رکھنا سکھوں کی عبادت کا لازمی جزو بن گیا۔ تیغ بہادر کے دور میں سکھوں کے گدی نشینوں کے پاس ہر وقت محافظ ہاتھی، گھوڑے، نقارہ غرض ہر طرح کے جنگی ہتھیاروں سے لیس دستے ، جو در ہنے لگے۔

جہاندیدہ بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر کے دل میں گورو کے اس شاہانہ ٹھاٹ باٹ اور کروفر سے کھٹکا لگا۔ انہوں نے ملک کے اندر اسلحوں کی نمائش اور سپاہیانہ شان کے بارے میں سخت باز پرس کی چنانچہ نتیجہ لڑائی تک پہنچ گیا۔ گورو لڑائی میں کام آیا، ان کے بیٹے گورو گوبند سنگھ نے باپ کے قتل کا بدلہ لینے کے لیے اپنے چیلوں اور مریدوں کو مارنے مرنے پر آمادہ کر لیا۔ مگر زیرک اور معاملہ فہم اورنگ زیب نے انہیں کہیں بھی ٹکنے نہ دیا۔ آخر وہ حیدر آباد میں انتقال کر گیا۔

سکھوں کا عروج: گوبند کا جانشین ''بندا'' مسلمانوں کے خلاف سخت بغض و کینہ رکھتا تھا۔ یاد رہے کہ اورنگ زیب عالمگیر نے اس عہد کے ساتھ سکھوں کو معاف کر دیا تھا کہ وہ اسلامی ریاست کے پرامن و غیر مسلح شہری بن کر رہیں گے، مگر بندا نے بد عہدی کی۔ سکھوں کے جتھے مسلمانوں کو طرح طرح سے اذیت پہنچانے لگے، بچوں اور عورتوں کو قتل کرنے لگے، حتیٰ کہ دین اسلام کی توہین سے بھی گریز نہ کرتے تھے۔ بالآخر فرخ سیر نے اسے عبرتناک موت سے ہمکنار کیا۔

مسلمانوں اور سکھوں کے درمیان خلش بڑھتی گئی۔ سکھوں نے اپنے مذہب کے بانی گورو نانک کی تعلیم کے خلاف لوٹ مار، ڈاکہ زنی اور قتل و غارتگری اختیار کر لی، سرداریاں قائم کیں۔ یہاں تک کہ برسوں کی خونریزی کے بعد سکھوں کی کئی ریاستیں قائم ہو گئیں۔ اس سلسلے میں بڈھا سنگھ کے بیٹے نودھ سنگھ نے بڑا مقام پیدا کیا۔

1762 میں احمد شاہ ابدالی سکھوں کی سرکوبی اور والی جموں مہاراجہ رنجیت دیو کو مطیع کرنے کے بعد کابل واپس چلا گیا۔ سکھوں نے پھر سر اٹھایا۔ حیرت سنگھ کی زیر کمان سکھوں نے حاکم سر ہند زین خان کو قتل کر دیا۔ سکھ عوام جوق در جوق اس کے جھنڈے تلے جمع ہونے لگے۔ مختصر عرصے میں وہ ایک بڑے لشکر کا مالک بن گیا۔ انہی دنوں شاہان دہلی خانہ جنگیوں کی وجہ سے اپنی قوت اور ساکھ برباد کر چکے تھے۔ اب سکھ مت ایک بڑی تحریک اور بہت بڑا طوفان تھا۔ اتنی بڑی تحریک جو حالات کا رخ بدل سکتی تھی۔ اس لیے سکھوں کو کھلی آزادی تھی، وہ جس طرف چاہتے لوٹ مار اور غارتگری مچاتے تھے۔

دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را
چنداں اماں نہ داد کہ شب را سحر کند

حیرت سنگھ کی وفات کے بعد اس کے بیٹے مہان سنگھ نے کاروبار ریاست سنبھالا۔ اس کی شادی جنید والے سردار کی لڑکی سے ہوئی۔ جس کے بطن سے اقبال مند بیٹا رنجیت سنگھ پیدا ہوا۔ اس نے سترہ سال کی عمر میں اپنی بدچلن ماں کو زہر دیکر ہلاک کیا۔

1819ء میں رنجیت سنگھ نے جنت نظیر کشمیر کو بھی اپنے قلمرو میں شامل کرلیا۔مہاراجہ رنجیت سنگھ نے چالیس سال میں پشاور، ہزارہ، ملتان، کوہستان اور کانگڑہ تک اپنی شاندار سلطنت پھیلا دی۔مگر اس کی ناخلف اولاد پکے ساٹھ سال تک بھی حکومت نہ سنبھال سکی۔آخر کار پنجاب سے کشمیر تک انگریزوں نے قبضہ کرلیا۔مہاراجہ رنجیت سنگھ کے دور میں گلاب سنگھ کی جوانمردی کا شہرہ رہا۔یہی وجہ تھی کہ رنجیت سنگھ نے میاں موٹا سنگھ کی وساطت سے میاں گ ب سنگھ کو کشمیر بلایا۔یہاں گلاب سنگھ نے فتح کشمیر کے موقع پر بڑی بہادری کے جوہر دکھائے تھے،اس صلے میں میاں گلاب سنگھ کو کھرائی اور ریبوں کی جاگیر عطا ہوئی۔اس کے بعد تسخیر ملتان کے انعام کے طور پر ریاسی کی جاگیر بھی عطا کی گئی۔

جہاں برصغیر پاک وہند میں مغل حکمرانوں کی عشرت پسندی اور خوست مدخوئی نے اسلامی سلطنت کو زوال کی راہ پر ڈال دیا۔وہیں سلطنت کے بعض حصوں پر ایسٹ انڈیا کمپنی نے تجارت کے لبادے میں اپنا اقتدار جمانا شروع کیا۔اسی طوائف الملوکی کے عہد میں پنجاب میں سکھوں کی حکومت قائم ہوگئی۔1799ء میں سردار رنجیت سنگھ نے لاہور پر تسلط قائم کرلیا۔یہی سکھ سلطنت کی اساس بن گئی۔

کابل کا حکمران زمان شاہ کابل واپس جارہا تھا تو دریائے جہلم میں سیلاب تھا۔اس کی چند توپیں دریا میں پھنس گئیں۔رنجیت سنگھ نے ان کے حکم پر ان توپوں کو دریا سے نکال کر کابل پہنچا دیا۔مولوی حشمت اللہ نے تاریخ جموں میں لکھا ہے کہ بارہ توپیں پھنس گئی تھیں جن میں سے آٹھ توپیں نکلوانے میں کامیاب رہا۔زمان شاہ اس کے جرأتمندانہ اقدام پر نہایت خوش ہوا۔چنانچہ اس نے بطور انعام لاہور پر قبضہ کرنے کی اجازت دے دی۔

ایک مسلمان حکمران کی ہمیشہ یہ خواہش رہتی ہے کہ اس کا پھریرا جہاں بھی لہرائے وہاں مسلمانوں کی حکومت قائم ہو۔مگر یہ کیسا حکمران تھا جو لاہور جیسا مرکزی شہر غیر مسلموں کو انعام میں دے رہا ہے۔فاعتبروا یا اولی الأبصار!

رنجیت سنگھ نے فہم وفراست سے کام لے کر سکھوں کو ایک متحدہ قوم کی حیثیت دی اور مختصر عرصے میں ہی ملتان، ہزارہ اور اٹک تک کے علاقوں کو اپنے نگین سلطنت میں شامل کرلیا۔

1752ء میں افغان حکمران احمد شاہ ابدالی نے کشمیر کو مغلوں سے چھین کر درانی حکومت قائم کی تھی اس جنت نظیر کشمیر کی طرف رنجیت سنگھ کی نظریں للچانے لگیں۔پنجاب پر قبضہ کرنے کے بعد رنجیت سنگھ نے 1814ء میں کشمیر پر حملہ کردیا مگر شکست کا سامنا کرنا پڑا۔1819ء میں دیوان ہری چند کی سرکردگی میں دوبارہ حملہ آور ہوا اس بار مسلمانوں کی اندرونی خلفشار سے فائدہ اٹھا کر کشمیر پر قبضہ کرلیا۔فتح کشمیر کی اس مہم میں میاں گلاب سنگھ کی جرأت وبہادری دیکھی گئی۔لہذا رنجیت سنگھ نے گلاب سنگھ کے باپ کشور سنگھ کو جموں کا راجہ بنالیا۔